السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سفر میں قضا شدہ نماز حضر میں پوری پڑھی جائے گی یا قصر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي قِصَّةِ نَوْمِهِمْ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ۔ (رواه احمد ومسلم، نيل الاوطار: ص ٣١ ج ٢

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نیند کی وجہ سے ہماری صبح کی نماز قضا ہوگئی (سورج طلوع ہونے کے بعد) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر رسول اللہ ﷺ نے صبح کی سنتیں پڑھیں، پھر فرض پڑھے اور آپ نے یہ قضا شدہ نماز ایسے ہی پڑھی جیسے ہر روز پڑھتے تھے۔''

شوکانی فرماتے ہیں:

فیہ أستحباب قضاء السنة الرائبة۔

''اس حدیث کے مطابق سنن رواتب کی قضا مستحب ہے۔''

بہر حال راقم کے نزدیک اگر سنن کی قضا نہ بھی کی جائے تو جائز ہے،تاہم سنن رواتب کی قضاء مستحب ہے، جیسا کہ ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص522

محدث فتویٰ